سبق ۔ 23

غزل

فقیرانہ آئے، صدا کر چلے — میاں خُوش رہو! ہم دُعا کر چلے
جو تُجھ بن نہ جینے کو کہتے تھے ہم — سو اِس عہد کو اب وفا کر چلے
جبیں سجدہ کرتے ہی کرتے گئی — حقِ بندگی ہم ادا کر چلے
پرستش کی یاں تک کہ اے بُت تجھے — نظر میں سبھوں کی خُدا کر چلے
کہیں کیا جو پُوچھے کوئی ہم سے میرؔ — جہاں میں تُم آئے تھے کیا کر چلے

(میر تقی میرؔ)